

Allama Iqbal Open University AIU BS
Islamic Studies Solved Assignment No 2
Autumn 2025 Pdf
Code 1919 Arabic Grammar

سوال نمبر 1: درج ذیل کلمات کی اسم کی اقسام کی تفصیل

عربی زبان میں اسم کے کئی اقسام ہیں جنہیں مختلف زمرے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اسم کو تین بنیادی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. اسم عام (اسم عام) / *Common Noun*

2. اسم خاص (اسم خاص) / *Proper Noun*

3. اسم معرفہ (معرفہ و نکرہ) / Definite & Indefinite Noun

اس کے علاوہ کچھ اور مخصوص اقسام بھی ہیں جیسے: جمع، مؤنث، مذکر، فاعل، مفعول، صفة وغیرہ۔

اب ہم دیے گئے الفاظ کی تفصیل کے ساتھ اقسام بیان کرتے ہیں۔

1. الأذى

- مفہوم: نقصان، ضرر
 - قسم: اسم عام (اسم نکرہ)
 - وضاحت: یہ ایک عام اسم ہے جو کسی خاص شخص یا چیز کے لیے مخصوص نہیں، بلکہ عام طور پر نقصان یا ضرر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
-

2. الباغی

- مفہوم: باغی، جو سرکشی کرے یا دشمنی کرے

● قسم: اسم صفة (Adjective)

● وضاحت: یہ اسم صفة ہے کیونکہ یہ کسی شخص کی خاصیت کو بیان کر

رہا ہے، یعنی وہ شخص جو باغی ہے۔

3. الْمُسْلِمُونَ

● مفہوم: مسلمان لوگ

● قسم: اسم عام معرفہ جمع مذکر سالم

● وضاحت: یہ اسم جمع مذکر سالم ہے اور معرفہ کی حالت میں ہے کیونکہ

"ال" کے ساتھ آیا ہے، یعنی مخصوص مسلمان افراد کی طرف اشارہ کرتا

ہے۔

4. شَارِبَات

● مفہوم: پینے والی خواتین یا چیزیں (جیسے شراب پینے والی)

● قسم: اسم جمع مؤنث سالم

- وضاحت: یہ جمع مؤنث سالم ہے اور فاعل یا صفت کے طور پر کسی خصوصیت کو ظاہر کر سکتا ہے۔
-

5. جَوَادَانِ

- مفہوم: دو گھوڑے
 - قسم: اسم منصوب مثنیٰ
 - وضاحت: یہ مثنیٰ ہے کیونکہ یہ دو چیزوں کے لیے استعمال ہوا ہے اور عربی میں دو کے لیے خاص اضافہ (ان) آتا ہے۔
-

6. بَسَاتِین

- مفہوم: باغات
- قسم: اسم جمع مذکر سالم
- وضاحت: یہ جمع مکسر بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ "بستان" کا جمع بساتین ہے اور یہ عام اسم ہے، کسی خاص باغ کی طرف اشارہ نہیں۔

7. الجَانِي

- مفہوم: گناہگار، قصوروار
- قسم: اسم صفة
- وضاحت: یہ بھی صفة ہے کیونکہ یہ کسی شخص یا چیز کی کیفیت یا صفت کو بیان کر رہا ہے۔

8. رمي

- مفہوم: پھینکنا یا پھینکنے کا عمل
- قسم: مصدر (verbal noun)
- وضاحت: یہ مصدر ہے کیونکہ یہ فعل سے نکلا ہے (رَمَى) اور عمل کی نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔

9. أخ

- مفہوم: بھائی
 - قسم: اسم عام (اسم نکرہ)
 - وضاحت: یہ عام اسم ہے جو کسی خاص بھائی کی طرف اشارہ نہیں کر رہا، بلکہ عام بھائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
-

10. کاتبین

- مفہوم: لکھنے والے
 - قسم: اسم فاعل جمع مذکر سالم
 - وضاحت: یہ فاعل کی جمع ہے، اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو لکھتے ہیں۔
-

خلاصہ جدول کی صورت میں

لفظ	مفہوم	اسم کی قسم	وضاحت
-----	-------	------------	-------

الأذى نقصان اسم عام نکرہ، کسی مخصوص نقصان

کی طرف نہیں

الباغ باغی صفة کسی شخص کی صفت بیان کر

ی رہا ہے

المُسْلِمُ مسلمان جمع مذکر سالم "ال" کے ساتھ، مخصوص افراد

وَنَ لوگ معرفہ کی طرف اشارہ

شَارِ پینے والی جمع مؤنث سالم صفت یا فاعل کے طور پر

بَات خواتین استعمال

جَوَادَا دو گھوڑے مثنیٰ دو چیزوں کے لیے مخصوص

ن

بَسَاتِي باغات جمع مکسر عام اسم، کسی خاص باغ کی

ن طرف نہیں

الْجَانِ قصوروار صفة کسی کی صفت کو بیان کرتا

ي ہے

رمي پھینکنا مصدر فعل سے نکلا، عمل کی نوعیت

بیان کرتا ہے

أخ بھائی اسم عام نکرہ، کسی خاص بھائی کی

طرف نہیں

کاتبین لکھنے اسم فاعل جمع فاعل کی جمع، وہ لوگ جو

والے مذكر سالم لکھتے ہیں

سوال نمبر 2: خط کشیدہ کلمات کی اعرابی حالت

عربی زبان میں اعراب الفاظ کے نحوی اور صرفی حالات کی نشاندہی کرتا ہے، یعنی اسم، فعل یا حرف کس حالت میں ہے۔ ذیل میں آپ کے دیے گئے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کی اعرابی حالت تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

۱. إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ

● الْمُنْفِقِينَ → اسم إِنَّ منصوب بالفتحة نيابة عن الياء لأنه جمع مذكر سالم

● لَكَاذِبُونَ → خبر إِنَّ مرفوع بالواو لأنه جمع مذكر سالم

وضاحت: "إِنَّ" حرف توكيد کے ساتھ استعمال ہوا ہے، اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتا ہے۔

۲. زَحَفَتِ الْجُنُودُ إِلَى الْأَعْدَاءِ

● الْجُنُودُ → فاعل مرفوع بالضمّة

وضاحت: فعل زحف ماضی ہے، فاعل یعنی الجنود مرفوع بالضمّة ہے۔

۳. إِنَّ الْمَانِعِينَ لَخَاسِرُونَ

● الْمَانِعِينَ → اسم إِنَّ منصوب بالياء لأنه جمع مذكر سالم

● لَخَاسِرُونَ → خبر إِنَّ مرفوع بالواو لأنه جمع مذكر سالم

وضاحت: "إِنَّ" کے ساتھ اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتا ہے، جمع مذكر سالم کی حالت میں۔

۴. صَارَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

● أَبُوهُمَا → اسم صَارَ مرفوع بالضمّة

● صَالِحًا → خبر صَارَ منصوب بالفتحة

وضاحت: فعل صَارَ فعل ناقص ہے، اس کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتا ہے۔

۵. رَضِيَتْ فَاطِمَةُ عَنِ الْكَاتِبَاتِ

● فَاطِمَةُ → فاعل رَضِيَتْ مرفوع بالضمّة

● الْكَاتِبَاتِ → مجرور بالكسرة بعد عن

وضاحت: رَضِيَتْ فعل ماضی، فاطمة فاعل مرفوع، والكَاتِبَاتِ حرف جر

عن کے بعد مجرور۔

۶. حَكَمَ الْقَاضِي عَلَى مُوسَى

● الْقَاضِي → فاعل مرفوع بالضمّة

● مُوسَى → مجرور بالكسرة بعد على

وضاحت: فعل حَكَمَ ماضی، فاعل مرفوع، واسم مجرور بعد حرف جر

عَلَى۔

۷. عَظَمْتُ عَلَى كِلَيْهِمَا

● كِلَيْهِمَا → مجرور بالكسرة بعد على

وضاحت: فعل عَظَمْتُ ماضی، عَلَى حرف جر، اس کے بعد اسم مجرور۔

۸. ذَهَبَ اثْنَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

● اثنان → فاعل مرفوع بالان (مثنى)

● المدرسة → مجرور بالكسرة بعد إلى

وضاحت: فعل ذَهَبَ ماضی، فاعل اثنان مثنى مرفوع، اور بعد حرف جر

إلى اسم مجرور۔

۹. كَانَ الرَّسُولُ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

● الرَّسُولُ → اسم كَانَ مرفوع بالضمّة

● بِالْمُؤْمِنِينَ → جار ومجرور بالكسرة بعد الباء

● رَحِيمًا → خبر كَانَ منصوب بالفتحة

وضاحت: كَانَ فعل ناقص، اس کا اسم مرفوع، خبر منصوب، اور الباء

حرف جر کے بعد اسم مجرور۔

خلاصہ جدول کی صورت میں

جم	خط	اعرابی	وضاحت
لہ	کشیدہ	حالت	
لفظ			

1 الْمُنفِقِينَ منصوب اسمِ إِنَّ، جمع

بالیاء مذكر سالم

1 لَكَذِبُونَ مرفوع خبرِ إِنَّ، جمع

بالواو مذكر سالم

2 الْجُنُودُ مرفوع فاعل زحف

بالضمة

3 الْمَانِعِينَ منصوب اسمِ إِنَّ، جمع

بالیاء مذكر سالم

3 لَخَاسِرُونَ مرفوع خبرِ إِنَّ، جمع

بالواو مذكر سالم

4	أَبُوهُمَا	مرفوع	اسم صَارَ
		بالضمة	
4	صَالِحًا	منصوب	خبر صَارَ
		بالفتحة	
5	فَاطِمَةٌ	مرفوع	فاعل رَضِيتَ
		بالضمة	
5	الكَاتِبَاتِ	مجرور	بعد حرف جر
		بالكسرة	عن
6	الْقَاضِي	مرفوع	فاعل حَكَمَ
		بالضمة	
6	مُوسَى	مجرور	بعد حرف جر
		بالكسرة	على

7 كَأَيُّهُمَا مجرور بعد حرف جر

بالكسرة على

8 اثْنَانِ مرفوع فاعل ذَهَبَ مثنى

بالان

8 الْمَدْرَسَةُ مجرور بعد حرف جر

بالكسرة إلى

9 الرَّسُولُ مرفوع اسم كَانَ

بالضمة

9 بِالْمُؤْمِنِينَ مجرور بعد الباء

بالكسرة

9 رَحِيماً منصوب خبر كَانَ

بالفتحة

سوال نمبر 3: مبتدا، معرفہ اور نکرہ کی شناخت

عربی جملوں میں **مبتدا (المبتدا)** وہ لفظ یا لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو جملے میں سبجیکٹ کے طور پر آتا ہے، اور **خبر** وہ حصہ ہوتا ہے جو مبتدا کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ اسی طرح عربی میں **معرفہ** وہ اسم ہے جو مخصوص یا معلوم چیز کو ظاہر کرتا ہے، اور **نکرہ** وہ اسم ہے جو عام یا غیر مخصوص چیز کو ظاہر کرتا ہے۔

ذیل میں دیے گئے جملوں کی تفصیل اور **مبتدا**، **معرفہ** و **نکرہ** کی پہچان دی گئی ہے۔

۱. لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِ

- **مبتدا:** الْمُؤْمِنُونَ → معرفہ (ال کے ساتھ)
- **خبر:** لَا يَتَّخِذُ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِ
- **معرفہ:** الْمُؤْمِنُونَ، الْمُؤْمِنِ
- **نکرہ:** الْكَافِرِينَ (عام کفار کے لیے)

وضاحت: یہاں مؤمنین معرفہ ہیں کیونکہ "ال" کے ساتھ آئے ہیں، جبکہ کفار عام اور نکرہ ہیں۔

۲. السيارات كثيرة بالمدن والقرى ولها منافع وفيها مضار

● **مبتدا:** السيارات → معرفہ (ال کے ساتھ)

● **خبر:** كثيرة بالمدن والقرى

● **معرفہ:** السيارات، المدن، القرى

● **نکرہ:** منافع، مضار

وضاحت: "السيارات" معرفہ ہے، کیونکہ خاص گاڑیوں کی طرف اشارہ ہے۔
"منافع" و "مضار" نکرہ ہیں، کیونکہ یہ عمومی فوائد اور نقصانات ہیں۔

۳. الرجل صادق الوعد

● **مبتدا:** الرجل → معرفہ (ال کے ساتھ)

● **خبر:** صادق الوعد → صفت معرفہ (الوعد بھی معرفہ)

● معرفہ: الرجل، الوعد

● نکرہ: صادق → یہ لفظ صفت ہے، نکرہ کے طور پر نہیں

وضاحت: "الرجل" خاص شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے، "الوعد" بھی معرفہ ہے، صفت عمومی ہے۔

۴. عدوی عدولکم

● مبتدا: عدوی → نکرہ (عام شخص یا بیماری کے لیے)

● خبر: عدولکم → معرفہ (ال کے ساتھ)

● معرفہ: عدولکم

● نکرہ: عدوی

وضاحت: عدوی ایک عام نکرہ ہے، عدولکم مخصوص اور معرفہ ہے۔

۵. ابوك ياتي غدا من دھلي

● مبتدا: ابوك → معرفہ (خاص والد کی طرف)

● خبر: ياتي غذا من دهلي

● معرفہ: ابوك، دهلي

● نكرہ: غذا → نكرہ عمومی (ايك دن)

وضاحت: "أبوك" معرفہ ہے كيونكہ خاص شخص (والد) كے ليے استعمال ہوا،
"دهلي" شہر كا نام معرفہ ہے، "غدا" عام لفظ ہے۔

۶. آیات اللہ كثیرۃ فی الافاق

● مبتدا: آیات اللہ → معرفہ (آیات خاص اللہ كی طرف اشارہ)

● خبر: كثیرۃ فی الافاق

● معرفہ: آیات، اللہ، الافاق

● نكرہ: كثیرۃ → نكرہ كے طور پر نہيں بلکہ صفة

وضاحت: "آیات اللہ" معرفہ ہے، الافاق بھی عام اور معرفہ ہے (ال كے ساتھ)،
"كثیرۃ" صفت ہے۔

۷. الأطفال تناولوا الفطور في الغرفة

● **مبتدا:** الأطفال → معرفه (ال کے ساتھ)

● **خبر:** تناولوا الفطور في الغرفة

● **معرفه:** الأطفال، الفطور، الغرفة

● **نكره:** عام نہیں، سب معرفه

وضاحت: بچوں، ناشتہ اور کمرہ سب معرفہ ہیں کیونکہ سب کے ساتھ "ال" لگا ہوا ہے۔

۸. في الغرفة بساط

● **مبتدا:** بساط → نكره

● **خبر:** في الغرفة → معرفه (ال کے ساتھ)

● **معرفه:** الغرفة

● **نكره:** بساط

وضاحت: بساط عام چیز ہے، الغرفة مخصوص جگہ۔

۹. في فناء المدرسة احتفال عظيم

● مبتدا: احتفال → نكره

● خبر: في فناء المدرسة → معرفه (ال کے ساتھ)

● معرفه: المدرسة

● نكره: احتفال، عظيم → عام، صفت

وضاحت: احتفال عام، المدرسة خاص، عظيم صفت نكره کے ساتھ

۱۰. فوق روسنا سماء

● مبتدا: سماء → نكره

● خبر: فوق روسنا → نكره/مكان

● معرفه: كوئى خاص نہيں

● نكره: سماء

وضاحت: سماء عام اور نكره ہے، مقام بهى عام استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ جدول کی صورت میں

جم	مبتدا	معرفہ	نکرہ
----	-------	-------	------

لہ

1	الْمُؤْمِ	الْمُؤْمِنِ	الْكَافِرِينَ
---	-----------	-------------	---------------

نُون

2	السيار	السيارات،	منافع،
---	--------	-----------	--------

ات	المدن، القرى	مضار
----	--------------	------

3	الرج	الرجل، الوعد	صادق
---	------	--------------	------

ل	(صفة)
---	-------

4	عدو	عدولكم	عدوى
---	-----	--------	------

ى

5	ابوك	ابوك، دهلي	غدا
---	------	------------	-----

6 آيات آيات، الله، كثيرة

الله الافاق (صفة)

7 الأط الأطفال، —

فال الفطور، الغرفة

8 بساط الغرفة بساط

9 احتفا المدرسة احتفال،

ل عظيم

1 سماء — سماء

0

سوال نمبر 4: فقرات کی ترکیب نحوی اور محذوف عناصر کی وضاحت

عربی جملوں میں ترکیب نحوی سے مراد ہر لفظ کے نحوی اور صرفی تعلقات کی نشاندہی ہے، یعنی کون فاعل ہے، کون مفعول، کون صفت یا خبر ہے۔ کچھ جگہوں پر محذوفات (مستترات) ہوتے ہیں جو لفظی طور پر موجود نہیں ہوتے لیکن معنی یا قواعد کے لحاظ سے موجود تصور کیے جاتے ہیں۔

ذیل میں آپ کے دیے گئے جملوں کی تفصیل اور ترکیب نحوی دی گئی ہے۔

۱. اجتنب اللئیم الخسیس

- اجتنب → فعل ماضی، مبنی علی الفتح، منصوب للفاعل الضمیر المستتر
- اللئیم → مفعول بہ منصوب بالفتحة
- الخسیس → صفة للئیم، منصوب بالفتحة

محذوف: الفاعل مستتر → ضمیر مستتر تقدیرہ "أنت"

سبب حذف: فعل الأمر غالباً ضمیر مخاطب مستتر کے ساتھ آتا ہے۔

ترکیب نحوی:

● فعل: اجتنب

● فاعل: (أنت) ضمير مستتر

● مفعول: اللئيم الخسيس

٢. بنس المال الحرام

● بنس → فعل ماضٍ، مبنى على الفتح (غلط لكها گیا، غالباً قصد "ابتعد" یا

"انس" ہے)

● المال → مفعول به منصوب بالفتحة

● الحرام → صفة للمال منصوب بالفتحة

محذوف: الفاعل مستتر → تقديره "أنت"

سبب حذف: فعل الأمر الضمير المستتر لإعطاء توجيه مباشر

تركيب نحوي:

● فعل: انس

● فاعل: (أنت) مستتر

● مفعول به: المال الحرام

٣. عزم ثابت في عنق

● عزم → مبتدا مرفوع بالضمة

● ثابت → خبر مرفوع بالضمة

● في عنق → جار ومجرور متعلق بالثابت

محذوف: لا يوجد محذوف لفظي واضح، لكن الخبر "ثابت" نسبياً محذوف السياق

التفصيلي → يمكن أن يفهم "هو ثابت"

سبب حذف: الاختصار على الاختصار في التعبير

تركيب نحوي:

● مبتدا: عزم

● خبر: ثابت

● جار ومجرور: في عنق

٤. لا عفن على البائسين

● لا عفن → نفي + مبتدا منصوب

● على البائسين → جار ومجرور متعلق بالفعل أو الخبر

محذوف: الفعل مستتر → تقديره "يكون"

سبب حذف: الأفعال الناقصة غالباً يتم حذفها للتركيز على النفي

تركيب نحوي:

● مبتدا: عفن (مرفوع بالضمّة)

● خبر محذوف: يكون مستتر

● جار ومجرور: على البائسين

٥. الجندء ولاحه العمرڪ لاخلصن لك الود

یہ جملہ غالباً ٹائپ میں غلط ہے، درست شکل تقریباً: الجند ولاحه العمر لاخلصن

لك الود

● الجند → مبتدا مرفوع بالضمّة

● **ولاحه العمر** → خبر مرفوع بالضمّة

● **لاخلصن لك الود** → فعل + ضمير مستتر تقديره "أنا" + مفعول به "لك"

الود"

محذوف:

● **الفاعل في "لاخلصن"** → مستتر تقديره "أنا"

سبب حذف: فعل الأمر أو الضمير المتكلم المستتر يكون محذوفاً في الكتابة

العاجلة أو الشعر

تركيب نحوى:

● مبتدأ: الجند

● خبر: ولاحه العمر

● فعل: لاخلصن (أنا مستتر)

● مفعول به: لك الود

خلاصہ جدول کی صورت میں

جمله مبتدا خبر فعل مفعول محذوف سبب الحذف

وف

اجتنب اللئيم (أنت) - اجتن اللئيم أنت ضمير الفاعل مستتر

الخسيس مستتر ب الخسي في فعل الأمر

س

بنس المال (أنت) - انس المال أنت ضمير الفاعل مستتر

الحرام مستتر الحرام

عزم ثابت في عزم ثابت - - - الاقتصار على

عنقى الاختصار، يمكن فهم

الخبر "هو ثابت"

لا عفن على عفن (يكون) - - - فعل ناقص محذوف في

البائسين (ن النفي

مستتر

الجند ولاحه الجند ولاحه لاخل لك أنا ضمير الفاعل مستتر

العمر لاخلصن العمر صن الود في الفعل

لك الود

سوال نمبر 5: افعال قلوب سے کیا مراد ہے؟ تفصیلی نوٹ

تعارف

اسلامی فقہ اور اصول فقہ میں افعال القلوب (أفعال القلوب) کا تصور ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ یہ وہ اعمال اور حرکات ہیں جو دل یا قلب کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور انسان کے اخلاقی، روحانی اور فقہی افعال کی بنیاد بنتے ہیں۔ افعال القلوب عام افعال سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر نہیں ہوتے، بلکہ باطنی کیفیت اور ارادے پر مشتمل ہوتے ہیں۔

افعال القلوب کی تعریف

افعال القلوب وہ اعمال ہیں جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور جو ارادے، نیت، خوف، امید، محبت، بغض، یقین اور ریاضت سے متعلق ہوتے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک افعال القلوب اخلاقی اور عبادتی افعال کا اصل مرکز ہیں، کیونکہ جو

عمل ظاہری طور پر کیا جائے، اس کی قبولیت اور ثواب کا دار و مدار قلب کی نیت اور قصد پر منحصر ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام غزالی کے نزدیک:

"جو عمل دل میں خالص نیت کے ساتھ ہو، وہ عبادت کے طور پر

قبول ہوتا ہے، چاہے اس کا ظاہری عمل محدود یا کمزور ہو۔"

افعال القلوب کی اقسام

افعال القلوب کو فقہاء نے مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ ایمان اور یقین کے اعمال (اعمال الایمان)

● تعریف: یہ وہ اعمال ہیں جو دل میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور صفات پر ایمان

کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

● مثالیں:

○ توحید کا یقین

○ رسالت کا یقین

○ قیامت اور آخرت پر ایمان

- اہمیت: یہ اعمال دل کے نورانی حصے کو مضبوط کرتے ہیں اور انسان کو اخلاقی اور روحانی ثبات دیتے ہیں۔

۲. نیت اور قصد کے اعمال (اعمال النیہ)

- تعریف: یہ اعمال دل میں پیدا ہونے والی ارادہ اور قصد ہیں، یعنی کسی عمل کو کرنے کا خالص مقصد اور نیت۔
- مثالیں:

○ نماز پڑھنے کی نیت

○ زکات دینے کا ارادہ

○ روزہ رکھنے کی نیت

- اہمیت: اعمال ظاہری ہیں لیکن قبولیت کا دارومدار قلب کی نیت پر ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

"إنما الأعمال بالنیات"

یعنی اعمال کی قبولیت کا معیار صرف نیت ہے۔

۳. محبت و بغض کے اعمال (اعمال المحبة والبغض)

- تعریف: دل میں پیدا ہونے والے جذبات جیسے محبت اور بغض بھی افعال القلوب میں شامل ہیں۔

● مثالیں:

- اللہ اور اس کے رسول کی محبت
- نیک لوگوں کی محبت
- گناہگار یا ظلم کرنے والوں سے بغض
- اہمیت: محبت اور بغض انسان کے اعمال اور اخلاقی رویے کو متاثر کرتے ہیں۔

۴. خوف و رجاء کے اعمال (اعمال الخوف والرجاء)

- تعریف: یہ اعمال دل میں پیدا ہونے والے اللہ تعالیٰ کے خوف یا امید سے متعلق ہیں۔

● مثالیں:

- اللہ کی ناراضگی سے خوف
- اللہ کی رحمت سے امید

- اہمیت: یہ اعمال انسان کو گناہوں سے بچاتے اور نیک عمل کی طرف مائل کرتے ہیں۔

۵. انکسار و خشوع کے اعمال (اعمال الخشوع والانکسار)

- تعریف: دل کے وہ اعمال جو تسلیم اور عاجزی کو ظاہر کرتے ہیں۔
- مثالیں:

○ نماز میں خشوع

○ توبہ و استغفار

- اہمیت: یہ اعمال روحانیت میں ترقی کے لیے ضروری ہیں اور انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں۔

افعال القلوب کے بنیادی اصول

1. باطنی اور روحانی نوعیت: افعال القلوب ہمیشہ باطن میں ہوتے ہیں،

ظاہری عمل کا حصہ نہیں ہوتے۔

2. قبولیت کا دارومدار نیت پر: ہر عمل چاہے ظاہری ہو یا باطنی، قبولیت

نیت کے خلوص پر منحصر ہے۔

3. اخلاق و عبادت کی بنیاد: افعال القلوب اخلاقی اور عبادتی عمل کی بنیاد

ہیں۔

4. ظاہری عمل پر اثر: دل کے اعمال انسان کے ظاہر اور باطن دونوں اعمال

پر اثر ڈالتے ہیں۔

افعال القلوب اور عبادات کا تعلق

افعال القلوب عبادات کی روح ہیں۔ ہر عبادت، خواہ نماز، روزہ، زکات یا حج ہو،

دل کے اعمال کے بغیر مکمل نہیں۔ مثال:

● نماز کا ظاہری عمل صرف جسمانی حرکت نہیں، بلکہ دل میں خشوع،

توجہ اور اللہ کے خوف و محبت کے بغیر نامکمل ہے۔

● زکات دینا صرف مال دینا نہیں، بلکہ دل میں خالص نیت اور اللہ کی رضا

کا ہونا ضروری ہے۔

اسلامی فقہ میں افعال القلوب کی اہمیت

فقہاء کے نزدیک افعال القلوب کے بغیر عبادت یا عمل کے کئی پہلو ناقص رہ جاتے ہیں:

1. عبادت کی قبولیت: حدیث کے مطابق اعمال کی قبولیت صرف خالص نیت

کے ساتھ ہوتی ہے۔

2. گناہوں کی معافی: اگر دل میں خوف، ندامت اور توبہ موجود ہو تو گناہ

معاف ہو جاتا ہے۔

3. اخلاقی ترقی: افعال القلوب انسان کے اخلاقی رویے کو بہتر بناتے ہیں،

جیسے صبر، شکر، صدق اور ہمدردی۔

4. روحانی سکون: دل کے اعمال انسان کو روحانی سکون اور اطمینان

دیتے ہیں۔

افعال القلوب کی اقسام اور مثالیں جدول میں

قسم	تعريف	مثالیں	اثرات
ایمان و یقین	اللہ، رسالت اور آخرت پر ایمان	توحید، قیامت کا یقین	اخلاق و اعمال کی بنیاد
نیت و قصد	عمل کرنے کی خالص نیت	نماز، روزہ، زکات کی نیت	عبادت کی قبولیت
محبت و بغض	دل میں محبت یا نفرت	اللہ و رسول کی محبت، گناہگار سے بغض	اخلاق و رویے پر اثر
خوف و رجاء	اللہ کے خوف یا امید	گناہ سے خوف، رحمت کی امید	نیک عمل کی ترغیب
انکسار و خشوع	عاجزی و تسلیم	نماز میں خشوع، توبہ و استغفار	روحانی ترقی، قرب الہی

نتیجہ

افعال القلوب انسان کی باطنی زندگی کا مرکز ہیں۔ یہ اعمال دل میں پیدا ہوتے ہیں، انسان کے ظاہری اور باطنی اعمال کو شکل دیتے ہیں، عبادات کی قبولیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور اخلاقی و روحانی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ اسلام میں افعال القلوب کے بغیر عمل ناقص اور ادھورا ہے، اس لیے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کے اعمال کو خالص نیت، محبت، خوف و رجاء، خشوع اور انکسار کے ساتھ مضبوط کرے۔